روزنامہ
CPL 61
الفضل
PH: 0092 4524 213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
ہفتہ 6 جنوری 2001ء - 10 شوال 1421 ہجری - 6- صلح 1379 ہش جلد 51-86 نمبر 6

قابل رشک انفاق

ام المومنین حضرت زینبؓ بنت جحش چمڑے کو رنگنے اور سینے کی ماہر تھیں۔ وہ یہ کام کر کے اپنی کمائی اللہ کی راہ میں خرچ کرتی تھیں۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ وہ سوت کاتتی تھیں اور مجاہدین کی امداد کیا کرتی تھیں۔

(طبقات ابن سعد جلد 8 ص 77)

⌘ ⌘ ⌘ ⌘ ⌘ ⌘ ⌘ ⌘ ⌘ ⌘ ⌘

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

دولت مند اور متمول لوگ دین کی خدمت اچھی طرح کر سکتے ہیں۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے (جو کچھ ہم نے انہیں دیا اس میں سے خرچ کرتے ہیں) (البقرہ: 4) متقیوں کی صفت کا ایک جزو قرار دیا ہے۔ یہاں مال کی کوئی خصوصیت نہیں ہے۔ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے کسی کو دیا ہے' وہ اللہ کی راہ میں خرچ کرے۔ مقصود اس سے یہ ہے کہ انسان اپنے بنی نوع کا ہمدرد اور خادم ہے۔ اللہ تعالیٰ کی شریعت کا انحصار دو ہی باتوں پر ہے۔ تعظیم لامراللہ اور شفقت علیٰ خلق اللہ۔ پس (جو کچھ ہم نے انہیں دیا اس میں سے خرچ کرتے ہیں) میں شفقت علیٰ خلق اللہ کی تعلیم ہے۔

ایک دفعہ (-) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روپیہ کی ضرورت بتلائی' تو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھر کا کل اثاث البیت لے کر حاضر ہو گئے۔ آپؐ نے پوچھا ابو بکر! گھر میں کیا چھوڑ آئے۔ تو جواب میں کہا۔ اللہ اور رسول کا نام چھوڑ آیا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نصف لے آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عمر! گھر میں کیا چھوڑ آئے۔ تو جواب دیا کہ نصف۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابو بکر و عمر کے فعلوں میں جو فرق ہے' وہی ان کے مراتب میں فرق ہے۔

دنیا میں انسان مال سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے۔ اسی واسطے علم تعبیر الرویاء میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص دیکھے کہ اس نے جگر نکال کر کسی کو دیا ہے تو اس سے مراد مال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حقیقی اتقاء اور ایمان کے حصول کے لئے فرمایا (حقیقی نیکی کو ہرگز نہیں پاؤ گے جب تک تم عزیز ترین چیز نہ خرچ کرو گے)۔ (آل عمران: 93)

(ملفوظات جلد اول ص 367)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حسن کارکردگی ناظمین اضلاع

مجلس انصار اللہ پاکستان

○ سال 1379 ہش / 2000ء میں ناظمین اضلاع مجالس انصار اللہ پاکستان میں حسن کارکردگی کے لحاظ سے مندرجہ ذیل ناظمین اضلاع اسناد خوشنودی کے حقدار قرار پائے۔

ان کے نام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں منظوری کے لئے پیش کئے گئے جو حضور نے منظور فرمائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے لئے یہ اعزاز مبارک فرمائے۔ آمین

1۔ نظامت ضلع کراچی اول۔ ناظم ضلع مکرم محمود احمد قریشی صاحب

2۔ نظامت ضلع اسلام آباد دوم۔ ناظم ضلع مکرم عبدالواحد ورک صاحب

3۔ نظامت ضلع سانگھڑ سوم۔ ناظم ضلع مکرم رانا محمد سلیم صاحب

(صدر مجلس انصار اللہ۔ پاکستان)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

کمپیوٹر پروفیشنلز کا سالانہ کنونشن

○ ایسوسی ایشن آف احمدی کمپیوٹر پروفیشنلز (AACP) اپنا پانچواں سالانہ کنونشن انشاء اللہ 11 فروری بروز اتوار منعقد کر رہی ہے۔ تفصیلی پروگرام کے لئے ایسوسی ایشن آف احمدی کمپیوٹر پروفیشنلز کے عہدیداران سے رابطہ کریں۔

ضروری وضاحت: ایسوسی ایشن کی ممبر شپ کے لئے آپ کا کمپیوٹر پروفیشنل ہونا ضروری نہیں۔ اگر آپ کمپیوٹر فیلڈ میں شوق رکھتے ہوں تو بھی آپ ممبر شپ حاصل کر سکتے ہیں۔

ایسوسی ایشن کی ممبر شپ حاصل کرنے کا طریقہ: کمپیوٹر فیلڈ سے تعلق رکھنے والے تمام خواتین و حضرات اپنے لوکل چیپٹرز کے عہدیداران سے مل کر اپنی ممبر شپ کیٹیگری کے مطابق ممبر شپ فارم مکمل کر کے سالانہ ممبر شپ فیس ادا کر کے ممبر بن سکتے ہیں۔

باقی صفحہ 8 پر

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 140)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی عظیم شخصیت سے متعلق حضور کے لخت جگر پسر موعود سیدنا محمود خلیفۃ المسیح الثانی (ولادت 12 جنوری 1889ء وفات 8/7 نومبر 1965ء) کی بیان فرمودہ بعض پر کیف اور ایمان افروز روایات:

عشاق احمدیت کے اخلاص و محبت کا ناقابل فراموش منظر

حضرت مصلح موعود نے 26/دسمبر 1919ء کو بر تقریب جلسہ سالانہ فرمایا:

مجھے یاد ہے قادیان میں ایک دفعہ پشاور سے ایک مہمان آیا اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود مغرب کی نماز کے بعد (بیت الذکر) میں بیٹھتے تھے اور مہمان آپ سے ملتے تھے۔ اور جیسا کہ میں نے سنا ہے (مامورین) سے ان کے متبعین کو خاص محبت اور اخلاص ہوتا ہے اور انہیں (مامور) کو دیکھ کر اور کچھ نظر ہی نہیں آتا۔ اور وہ کسی اور بات کی پرواہ ہی نہیں کرتے ہیں۔ جیسا کہ ہمارے مفتی محمد صادق صاحب کی روایت ہے۔ جلسہ کے ایام میں ایک دفعہ جب حضرت صاحب باہر نکلے۔ تو آپ کے ارد گرد بڑا ہجوم ہو گیا۔ اس ہجوم میں ایک شخص نے حضرت صاحب سے مصافحہ کیا۔ اور ہجوم سے باہر نکل کر اپنے ساتھی سے پوچھا۔ کہ تم نے مصافحہ کیا ہے یا نہیں؟ اس نے کہا اتنی بھیڑ میں کہاں جگہ مل سکتی ہے اس نے کہا جس طرح ہو سکے مصافحہ کر خواہ تمہارے بدن کی ہڈی ہڈی کیوں نہ جدا ہو جاوے۔ یہ موقعے روز روز نہیں ملا کرتے۔ چنانچہ وہ گیا اور مصافحہ کیا۔

(الحکم جوبلی نمبر 28/دسمبر 1939ء صفحہ 13۔ نوشتہ حضرت عرفانی الکبیر)

عابد کو عبادت میں مزا آتا ہے
قاری کو تلاوت میں مزا آتا ہے
میں بندہ عشق ہوں مجھے تو صاحب
دلبر کی محبت میں مزا آتا ہے
(کلام محمود)

آسمانی آزمائش پر توبہ کی تلقین

حضرت مصلح موعود نے فرمایا:

"حضرت صاحب کے زمانے میں ایک شخص آیا اور آ کر کہنے لگا کہ مجھے کبھی محمدؐ کہا جاتا ہے کبھی عیسیٰؑ۔ کبھی موسیٰؑ۔ کبھی ابراہیم اور میں کبھی عرش پر چلا جاتا ہوں۔ حضرت صاحب نے کہا۔ جب تمہیں موسیٰؑ کہا جاتا ہے تو حضرت موسیٰؑ جیسا معجزہ بھی دیا جاتا ہے۔ اس نے کہا۔ یہ نہیں آپ نے فرمایا۔ جب عیسیٰؑ کہا جاتا ہے تو تمہیں عیسیٰؑ والے نشان بھی دیئے جاتے ہیں؟ کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا۔ جب محمدؐ کہا جاتا ہے تو محمد (ﷺ) کی طاقتیں بھی دی جاتی ہیں؟ کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا۔ جب عرش پر جاتے ہو تو کیا جلالی نشان بھی دیئے جاتے ہیں؟ کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا۔ جو شخص کسی کو کہتا ہے لے اور جب وہ لینے کے لئے ہاتھ بڑھاتا ہے تو کچھ نہیں دیتا۔ کیا اس کے اس فعل سے معلوم نہیں ہوتا۔ کہ اس سے ہنسی کی جارہی ہے۔ یا اس کی آزمائش کر رہا ہے۔ اس طرح تم سے یہ استہزا کیا جا رہا ہے جو تمہارے گناہوں کی وجہ سے ہے۔ تم بہت توبہ کرو۔

(الحکم 28/دسمبر 39ء ص 13)

✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱

گریہ وزاری سے روحانی ارتقاء

حضرت مصلح موعود نے فرمایا:

حضرت مسیح موعود حضرت معاویہ کا واقعہ سنایا کرتے تھے۔ کہ ایک بار وہ جاگ نہ سکے اور صبح کی نماز ان کی قضا ہو گئی۔ اس پر وہ تمام دن روتے رہے۔ اگلی رات انہوں نے کشف میں دیکھا کہ کوئی شخص انہیں جگا رہا ہے۔ کہ اٹھو نماز پڑھو۔ انہوں نے اس سے پوچھا۔ تو کون ہے؟ اس نے کہا میں ابلیس ہوں۔ آپ نے کہا کہ ابلیس کا نماز کے لئے جگانے سے کیا تعلق اس نے کہا۔ کہ کل مجھ سے غلطی ہو گئی تھی۔ جس کے لئے اب تک پچھتا رہا ہوں۔ کل تمہاری نماز جاتی رہی اور تم سارا دن روتے رہے اس پر خدا تعالیٰ نے کہا۔ اس کے صدمہ کو دور کرنے کے لئے اسے سو نماز کا ثواب دے دیا جاوے۔ میری غرض تو ثواب سے محروم رکھنا تھی۔ مگر تمہیں سو گنا زیادہ مل گیا۔ اس لئے میں آج جگا رہا ہوں تاکہ ایسا نہ ہو کہ آج بھی سو رہو اور پھر سو گنا ثواب حاصل کر لو۔

(الحکم 28/دسمبر 39ء ص 14)

✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱

کیا مد تربیت میں آپ نے حصہ لیا ہے؟

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعرات 11 جنوری 2001ء

12-30 a.m. لقاء مع العرب۔
1-35 a.m. ایم ٹی اے فرانس
2-00 a.m. اطفال سے ملاقات۔
3-20 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس۔
4-30 a.m. اردو اسباق
5-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
6-00 a.m. لقاء مع العرب۔
7-10 a.m. اطفال سے ملاقات۔
8-20 a.m. اردو کلاس۔ نمبر 38
9-55 a.m. اردو اسباق۔
11-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
11-40a.m. چلڈرنز کارنر۔
11-55 a.m. سندھی پروگرام۔
12-40 p.m. تبرکات۔ حضرت مولانا ابو العطاء صاحب کی 1957ء کے جلسہ سالانہ ربوہ کے موقع کی ایک تقریر۔
1-50 p.m. لقاء مع العرب۔
2-55 p.m. اردو کلاس نمبر 38
4-00 p.m. انڈونیشین سروس۔
5-05 p.m. تلاوت۔ خبریں۔
5-40 p.m. ترکی سیکھئے۔
6-00 p.m. مجلس سوال و جواب
6-55 p.m. بنگالی سروس۔
8-00 p.m. ہومیو پیتھی کلاس۔
9-00 p.m. چلڈرنز کارنر۔
9-20 p.m. پروگرام واقفین نو
9-55 p.m. جرمن سروس۔
11-05 p.m. تلاوت۔ درس ملفوظات۔
11-15 p.m. اردو کلاس نمبر 39

☆☆☆☆☆☆

جمعہ 12 جنوری 2001ء

1-35 a.m. ایم ٹی اے لائف سٹائل۔
1-50 a.m. تبرکات۔
2-35 a.m. کوئز۔ تاریخ احمدیت۔
3-05 a.m. ہومیو پیتھی کلاس۔
4-10 a.m. دستاویزی پروگرام۔
4-35 a.m. ترکی سیکھئے۔
5-05 a.m. تلاوت۔ درس الحدیث
5-45 a.m. چلڈرنز کارنر۔
6-30 a.m. لقاء مع العرب۔
7-35 a.m. تبرکات۔
8-20 a.m. اردو کلاس
9-20 a.m. ایم ٹی اے لائف سٹائل۔
9-35 a.m. ترکی سیکھئے۔
9-55 a.m. ہومیو پیتھی کلاس۔
11-05 a.m. تلاوت۔ درس الحدیث۔
11-30 a.m. چلڈرنز کارنر۔
12-05 p.m. کوئز تاریخ احمدیت۔
12-40 p.m. سرائیکی پروگرام۔
1-35 p.m. لقاء مع العرب۔
2-55 p.m. اردو کلاس
4-00 p.m. انڈونیشین سروس
4-25 p.m. بنگالی سروس۔
5-05 p.m. تلاوت۔ درس ملفوظات۔
5-50 p.m. نظم۔ درود شریف۔
6-00 p.m. خطبہ جمعہ۔
7-00 p.m. دستاویزی پروگرام۔
7-30 p.m. مجلس عرفان۔
8-15 p.m. خطبہ جمعہ۔
9-20 p.m. چلڈرنز کارنر۔
9-55 p.m. جرمن سروس۔
11-05 p.m. تلاوت۔ درس الحدیث۔
11-20 p.m. اردو کلاس نمبر 40

☆☆☆☆☆☆

رپورٹ سالانہ اجتماع واقفین نو تلونڈی موسیٰ خاں ضلع گوجرانوالہ

مورخہ 5۔ نومبر 2000ء کو حلقہ تلونڈی موسیٰ خاں کے واقفین نو کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ اجتماع کا افتتاح مکرم عبد الناصر منصور صاحب مربی سلسلہ نے کیا۔ بچوں کے علمی اور ورزشی مقابلہ جات کے بعد مکرم خواجہ محمد اسلم صاحب سیکرٹری وقف نو ضلع گوجرانوالہ نے بچوں اور والدین کو مختلف تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔ اختتامی اجلاس کی صدارت مکرم نوید مبشر شاہد صاحب مرکزی نمائندہ وکالت وقف نو نے کی اور نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے بچوں میں انعامات تقسیم کئے نیز بچوں کو مختلف نصائح فرمائیں۔

کھانے اور ظہر و عصر کی نماز کے بعد اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ مکرم چوہدری مسعود احمد صاحب صدر جماعت مکرم شاہد چیمہ صاحب سیکرٹری وقف نو حلقہ۔ مکرمہ اہلیہ نعیم احمد صاحب وڑائچ معاونہ سیکرٹری وقف نو نے بھر پور تعاون فرمایا۔

حلقہ کی کل 8 جماعتوں کے 33 واقفین نو بچوں اور 56 دیگر افراد نے شرکت کی۔ (جن میں 23 مائیں اور 5 والد شامل تھے)

(وکالت وقف نو)

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

رپورٹ: یوسف سہیل شوق صاحب

محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی یاد میں

مشعل بکس کے زیر اہتمام لاہور میں ایک شاندار تقریب

صدارت: مکرم ایم اینچ قاضی صاحب وائس چانسلر لاہور یونیورسٹی
مقررین: مکرم منوچہر صاحب، مکرم شہزاد احمد شہزاد صاحب، مکرم ڈاکٹر انیس عالم صاحب۔ مکرم پروفیسر ڈاکٹر غلام مرتضیٰ صاحب پروفیسر سلام چیئر گورنمنٹ کالج لاہور، مکرم پروفیسر ڈاکٹر پرویز ہود بھائی صاحب چیئرمین مشعل بکس
سٹیج سیکرٹری: مکرم مسعود اشعر صاحب ایڈیٹر مشعل

لاہور کے آواری ہوٹل میں مورخہ 20 نومبر2000ء کی شام محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نوبل انعام یافتہ کی یاد میں مشعل بکس کے زیر اہتمام ایک تقریب منعقد ہوئی۔

تقریب کے آغاز پر سٹیج سیکرٹری معروف شاعر اور ادیب مکرم مسعود اشعر صاحب نے بتایا کہ مشعل بکس ایک چھوٹا سا غیر سرکاری اور غیر منافع بخش ادارہ ہے۔ جس کا مقصد ایسی کتابیں شائع کرنا ہے جس سے عام لوگوں میں پڑھنے کا شوق پیدا ہو۔ ان میں شہری تصور. سائنسی سوچ. تاریخی شعور اور صحیح طرز فکر جنم لے۔ اب تک یہ ادارہ 100 کے قریب کتب شائع کر چکا ہے جن کو مارکیٹ کی نسبت بہت کم قیمت پر فروخت کیا جاتا ہے۔ اس ادارے کے چیئرمین قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد کے شعبہ فزکس کے مکرم پروفیسر ڈاکٹر پرویز ہود بھائی ہیں۔ اس کے ایگزیکٹو بورڈ میں پروفیسر شریف المجاہد. پروفیسر قریشی. ڈاکٹر در. جناب قاسم جعفری اور راشد علی خان صاحب شامل ہیں۔ یہ ادارہ اس سے قبل بھی ڈاکٹر عبدالسلام کے بارے میں تقریب منعقد کر چکا ہے۔

سید منوچہر صاحب

سب سے پہلے محترم سید منوچہر صاحب کو دعوت خطاب دی گئی۔ یہ سابق بیوروکریٹ ہیں سیکریٹری اطلاعات رہ چکے ہیں اور اردو کے مشہور ادیب اور شاعر سید عابد علی عابد کے صاحبزادے ہیں۔

جناب سید منوچہر صاحب نے کہا ڈاکٹر عبدالسلام ایک بہت بڑا نام ہے۔ ان کے کارنامے اور کامیابیاں بہت بڑی ہیں۔ میں اپنے آپ کو ہرگز اس قابل نہیں پاتا کہ ان پر بات کر سکوں یہ محض ڈاکٹر صاحب سے محبت ہے اور یہ میرے لئے اتنا بڑا اعزاز ہے کہ میں آپ کے سامنے حاضر ہوں۔

انہوں نے بتایا کہ جب انہوں نے اپنا پی ایچ ڈی کا مقالہ پیش کیا تو ان کا انٹرویو کرنے والے ایگزامینر نے ان سے ایک سوال کیا جس کا جواب ڈاکٹر سلام کو نہ آتا تھا مگر لطف یہ تھا کہ خود ایگزامینر کو بھی اس سوال کا جواب معلوم نہ تھا۔ ڈاکٹر صاحب اس سوال کا جواب سوچتے رہے آخر چند دن بعد جب یہ ایک سفر میں تھے اور ہوائی جہاز کے شور شرابے میں ان کو نیند نہ آ رہی تھی تو ان کو سوچتے سوچتے اس سوال کا جواب مل گیا۔ یہ ممتحن کے گھر پہنچے اور ان کو اس سوال کا جواب بتایا۔ مگر ان کے جواب پر اعتراض ہو گیا۔ وہاں سے ڈاکٹر سلام جنیوا پہنچے۔ CERN کی لیبارٹری میں جا کر ایک اہم سائنسدان ڈاکٹر پالی کو اپنا جواب بتایا۔ انہوں نے جواب دیا کہ بہتر ہے کہ ڈاکٹر سلام کسی بہتر چیز کے بارے میں سوچیں. مگر ڈاکٹر سلام نے ہمت نہ ہاری۔ آخر تین ماہ کے بعد ڈاکٹر سلام کے جواب کی تصدیق ہو گئی۔ اب پروفیسر پالی نے ڈاکٹر صاحب کو معذرت کا خط لکھا اور ان کے جواب کو درست تسلیم کر لیا۔ یہ تھا ڈاکٹر صاحب کا سائنس کی دنیا میں آغاز۔

آج سے 60 سال قبل 1940ء میں جب ڈاکٹر عبدالسلام اپنے شہر جھنگ پہنچے تو ان کا استقبال کرنے والوں سے گلیاں بھری ہوئی تھیں۔ انہوں نے میٹرک میں نہ صرف اول پوزیشن حاصل کی تھی بلکہ یونیورسٹی میں نیا ریکارڈ قائم کر دیا تھا جو آج بھی قائم ہے جھنگ کے لوگ اپنے شہر کے ایک نوجوان کی اس کامیابی پر پھولے نہ سماتے تھے۔ ڈاکٹر صاحب کو گورنمنٹ کالج لاہور نے ہاتھوں ہاتھ لیا۔ یہاں سے ریاضی میں ایم اے کرنے کے بعد یہ کیمبرج (لندن) میں پہنچے بی اے آنرز کیا اور گورنمنٹ کالج میں اور پنجاب یونیورسٹی میں شعبہ ریاضی کے سربراہ بنے۔ پھر امپیریل کالج لندن گئے۔

1964ء میں ڈاکٹر عبدالسلام نے اٹلی کے شہر ٹریسٹے میں فزکس کا ایک مرکز قائم کیا جس کا مقصد ترقی پذیر ملکوں کے طلباء کو فزکس کی اعلیٰ تعلیم دلانا تھا۔

مکرم سید منوچہر صاحب نے بتایا کہ نظریاتی طبیعات میں پی ایچ ڈی کرنے کے بعد جب یہ گورنمنٹ کالج میں پروفیسر لگے تو ان کے لئے ایک بڑا مشکل دور تھا۔ ان کو اپنی صلاحیتیں بروئے کار لانے کا کوئی موقع نہ تھا۔ آخر کار انہوں نے اپنے ملک کو خیرباد کہا اور دیار غیر میں ساری عمر بتا دی۔

جناب منوچہر نے بتایا کہ 1994ء میں حکومت پنجاب کا سیکریٹری اطلاعات تھا۔ میں نے چاہا کہ لاہور میں حضرت داتا گنج بخش کے نام پر ہجویری یونیورسٹی قائم کی جائے جو سائنس کی تعلیم کے لئے وقف ہو۔ سائنس دانوں کے لئے بہتر حالات فراہم کئے جائیں اور ان کو فکر روزگار سے بھی آزاد کر دیا جائے۔ الطاف حسین اس وقت پنجاب کے گورنر تھے۔ ان سے اس بارے میں درخواست کی انہوں نے وعدہ بھی کر لیا مگر ایفاء سے پہلے ہی وہ خالق حقیقی سے جا ملے۔ سائنس کی ترقی کے لئے 1994ء میں ملک میں یہ حالات تھے اندازہ کر لیں کہ 1951ء میں کیا حالات ہونگے۔ یقیناً ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے سائنس کو ترقی دینے کے لئے سب سے پہلے اپنے ملک کا ہی انتخاب کیا ہوگا۔ مگر جب یہ بیل منڈھے چڑھتے نہ دیکھی تو اٹلی کا رخ کیا۔ جہاں کی حکومت نے ان کی پذیرائی کی۔

ٹریسٹ کے مرکز برائے نظریاتی طبیعات کا ذکر کرتے ہوئے منوچہر صاحب نے بتایا کہ نظریاتی طبیعات کی تعلیم و تحقیق پر بہت خرچ آتا ہے آئن سٹائن نے جو نظریہ پیش کیا اس کا تجرباتی ثبوت کہیں 30-40 سال کے بعد حاصل ہوا تھا جس سے ایٹم بم بنایا گیا۔ ٹریسٹے کے مرکز کے قیام کا بھی یہی مقصد تھا کہ ایک ایسا ادارہ قائم کیا جائے جہاں سے کوئی آئن سٹائن یا سلام پیدا ہو سکے کیونکہ ترقی پذیر ممالک پر عالمی ادارے ایسی پابندیاں لگاتے رہتے ہیں کہ وہ ترقی نہ کر سکیں 50 کی دہائی میں قرضوں کا جو جال ان ملکوں پر ڈالا گیا تھا اب اس کو مزید کسا جا رہا ہے۔

ڈاکٹر سلام کو جس تھیوری پر نوبل انعام ملا وہ بنیادی قوتوں کی یکجائی کا مسئلہ تھا۔ بگ بینگ کے وقت تمام قوتیں یکجا تھیں۔ پھر یہ قوتیں الگ الگ ہوتی گئیں۔ آئن سٹائن اس نظریے پر کئی سال کام کرتے رہے مگر کامیابی نہ حاصل کر سکے۔ ڈاکٹر سلام نے 1960ء کی دہائی میں اس پر کام شروع کیا۔ ابھی ایسی تجرباتی سہولتیں میسر نہ تھیں جس سے اس نظریے کی تصدیق ہو سکے۔ 1970ء کی دہائی میں کہیں جا کر اس نظریے کی تجرباتی تصدیق ہوئی جس پر ڈاکٹر عبدالسلام کو 1979ء میں نوبل انعام ملا۔

سید منوچہر نے کہا کہ ڈاکٹر سلام کی زندگی کی ایک بڑی آرزو یہ تھی کہ پاکستان میں نظریاتی طبیعات کے مراکز بنیں اور یونیورسٹیاں قائم ہوں۔ خدا کرے کہ ڈاکٹر صاحب کی یہ آرزو کسی دن پوری ہو جائے۔

شہزاد احمد شہزاد صاحب

سٹیج سیکریٹری نے جناب شہزاد احمد شہزاد کا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ آپ ایک بڑے شاعر ہیں۔ آپ نے ڈاکٹر سلام کے مضامین کا اردو ترجمہ "ارمان" اور "حقیقت" کے نام سے ڈاکٹر صاحب کی زندگی میں ہی ان کے مشورے اور اجازت سے کیا۔

جناب شہزاد احمد شہزاد نے کہا کہ میرا پہلا مسئلہ یہ ہے کہ میں فزکس کا باقاعدہ طالب علم نہیں ہوں۔ ڈاکٹر عبدالسلام کا نام بچپن سے سنتے آئے تھے. بہت عجیب لگتا تھا کہ ایک شخص ایسا ہے جس نے میٹرک کا ریکارڈ توڑا. ایف اے کا ریکارڈ توڑا پھر بی اے کا ریکارڈ توڑا ہے۔ اس لئے ان سے دلچسپی تو بچپن سے ہی پیدا ہو چکی تھی۔ پھر ڈاکٹر صاحب سے قریبی رشتہ اس وقت پیدا ہوا جب مختلف حوالوں سے ڈاکٹر صاحب کے نام کے بارے میں جاننا شروع کیا۔ پھر غالب احمد صاحب (راجہ غالب احمد) کی وساطت سے ڈاکٹر صاحب سے روابط قائم ہو گئے۔ ڈاکٹر صاحب کے

مضامین کا ترجمہ کرنے کا سوال آیا تو سوچا یہ کام کیسے کیا جائے۔ میں اس کا اہل بھی ہوں یا نہیں۔ میں ڈاکٹر صاحب کو جو خط لکھتا تھا اس کا جواب نہ ملتا تھا۔ ان کے ہاتھ میں اس وقت تکلیف تھی پھر جواب ملا تو اس پر دستخط کسی اور کے تھے میں نے ایک دفعہ ان سے کہا کہ اس کتاب پر اپنے ہاتھ سے کچھ لکھ دیں کہنے لگے کہ میرا انگوٹھا کام نہیں کرتا پھر کہنے لگے کہ مجھے خط لکھو تو انگریزی میں لکھنا تاکہ جواب مل سکے۔ مگر جب انہوں نے اس کتاب ارمان اور حقیقت کا دیباچہ لکھا تو وہ اردو میں تھا اور ان کے اپنے ہاتھ سے لکھا ہوا تھا۔ ان کو بڑی دلچسپی تھی کہ اردو میں انکی کتاب شائع ہو۔

ڈاکٹر صاحب کو تیسری دنیا کے ساتھ بہت تعلق تھا اس پر انہوں نے بہت کام کیا۔

شہزاد احمد صاحب نے بتایا کہ جب چین نیا نیا آزاد ہوا تھا تو ایک کتاب شائع ہوئی جس میں درج تھا کہ امریکہ میں مس انفارمیشن کیسے پھیلائی جاتی ہے۔ اس میں ڈاکٹر عبدالسلام کی ایک کوٹیشن درج تھی مگر ان کا نام اس پر درج نہیں تھا۔ اس میں انہوں نے لکھا تھا کہ میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ میرے ملک میں روئی کی قیمت کم سے کم ہو رہی ہے اور درآمد شدہ کھاد کی قیمت بڑھ رہی ہے۔ بین الاقوامی معاہدں کی تمام شرائط ہمارے خلاف جاتی ہیں۔ پیداوار کی قیمت کم اور درآمدات کی قیمت میں 10% اضافہ ہو رہا ہے۔ پال ہافمین اس کو سبسڈی کا نام دیتا تھا کہ ترقی یافتہ قومیں ترقی پذیر قوموں کی مدد کر رہی ہیں۔ 1966-67ء میں پاکستان کو 2.4 بلین ڈالر کی امداد ملی اور ملک نے 2 بلین ڈالر ہار دیئے۔ پہلی بار ہمیں نارتھ اور ساؤتھ کے فرق کا اندازہ ہونا شروع ہوا۔

جناب شہزاد نے کہا کہ بہت سے علوم شرقیہ کے ماہر پیدا ہوئے جنہوں نے لکھا کہ مغرب کے مقابلے میں مشرق کے ہاں کچھ بھی نہیں۔ ڈاکٹر سلام نے اس نظریے کو جھٹلایا انہوں نے جارج سارٹن کا حوالہ دیا کہ 350 سال تک مسلمان سائنس پر چھائے رہے۔ پھر ایک وقفے کے بعد مزید 150 سال تک ترقی کی۔ پھر خاموشی چھا جاتی ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے سوچا کہ ان مسائل کا حل اقوام متحدہ سے رابطہ کر کے نکالا جاسکتا ہے۔ انہوں نے یو این او جانا شروع کیا۔ انہیں جلد یہ احساس ہو گیا کہ یو این او کے ذریعے تھرڈ ورلڈ کے مسائل حل کرنے کا راستہ نکالنا آسان کام نہیں۔

جناب شہزاد نے کہا کہ جن دنوں پطرس بخاری یو این او میں پاکستان کی نمائندگی کرتے تھے انہوں نے گورنمنٹ کالج میں ایک تقریر کی اور کہا کہ یو این او کوئی انصاف کا ادارہ نہیں۔ یہاں پر بھی لابنگ ہوتی ہے۔ اگر ترقی کرنی ہے اور اپنے لئے کوئی مقام بنانا ہے تو بڑی لابی بنانا پڑے گی۔ یا کسی بڑی لابی کو جوائن کرنا ہو گا سلام نے ٹریسٹ کے سنٹر کا جو قیام کیا یہ ایک معجزہ ہی تھا۔ اس کے دو فوائد سامنے تھے کہ تیسری دنیا کے سائنسی دماغ ایک جگہ پر جمع ہوں۔ ڈاکٹر صاحب کے ذاتی تعلقات کی وجہ سے دنیا بھر کے سائنس دان وہاں آتے تھے۔ ان سے تبادلہ خیال ہوتا۔ اس کے وظائف 5 سال میں دو مرتبہ حاصل کئے جاسکتے تھے۔

پاکستان میں بھی ڈاکٹر صاحب نے اس سے ملتے جلتے ادارے قائم کروائے۔

جب انکی کتاب Ideas and Reality کے ترجمہ کا سوال آیا تو زیادہ تر مضامین اسی مندرج بالا موضوع پر تھے۔ سائنس پر کم تھے۔ جب میں ترجمہ کرنے لگا تو ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ کچھ اور مضامین بھی لے لیں۔ سارے مضامین اسی کتاب سے نہ لیں ان میں سے ایک ضروری مضمون وہ تھا جو ڈاکٹر صاحب نے نوبیل انعام حاصل کرنے کے اگلے دن خطاب کیا تھا۔ ایک اور مضمون ڈاکٹر صاحب کے سائنس کے بارے میں اسلامی نظریات پر تھا۔ ڈاکٹر صاحب کہتے تھے کہ قرآن کریم سب سے زیادہ زور فطرت پر غور کرنے پر دیتا ہے۔ اتنا فقہی احکامات وغیرہ پر نہیں ہے۔ اس بارے میں اتنی آیات ہیں جو قرآن کریم کا آٹھواں حصہ بنتی ہیں۔

جناب شہزاد احمد شہزاد صاحب نے ڈاکٹر صاحب کی کوٹیشن پاکستان اور تھرڈ ورلڈ کے بارے میں پیش کی اس میں ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں کہ پاکستان سو برس کے برطانوی راج کے بعد آزاد ہوا۔ اس وقت یہاں کی فی کس آمدنی 80 ڈالر سالانہ تھی اور خواندگی کی شرح 20% تھی اضافہ آبادی کی شرح 3% تھی۔ زراعتی آبپاشی کا نظام برباد ہو چکا تھا۔ معاشرتی بہبود کا تو کوئی تصور ہی نہ تھا۔ 12 میں سے 7 شیر خوار بچے زندہ رہتے تھے۔ اس لئے لازم تھا کہ شرح پیدائش کو اونچا رکھا جائے۔ ہم زیادہ اناج پیدا کر کے اضافہ آبادی کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ امریکہ نے پی ایل 480 معاہدے کے تحت گندم دی تو وہ اتنی وافر مقدار میں تھی کہ ایک وزیر نے کہا کہ ہمیں چاہیے کہ ہم قانونی طور پر گندم کی پیداوار کم کر کے تمباکو کی پیداوار میں اضافہ کریں۔ سٹیل کی صنعت کی پاکستان کو ضرورت نہیں۔ ہم نے پیٹرول کی صنعت کو ملٹی نیشنل کمپنیوں کے حوالے کر دیا۔ جنہوں نے تیل کی تلاش کی محض نیم دلانہ کوششیں کیں۔ پاکستان نو آبادی نظام کی ایک کلاسیکل مثال تھا۔ پٹ سن، چائے، روئی اور نیم پختہ چمڑے کی قیمتوں میں بتدریج کمی کا رجحان تھا۔

شہزاد صاحب نے کہا کہ اس اقتباس سے پتہ لگتا ہے کہ ڈاکٹر سلام شعور کی کس سطح پر سوچتے تھے۔ اور انہوں نے تھرڈ ورلڈ اور پاکستان کے لئے کیا ہدف مقرر کر رکھا تھا۔ اپنے ایک انٹرویو میں انہوں نے BLINDNESS OF 3rd WORLD کا ذکر کیا کہ سمجھانے کے باوجود تیسری دنیا کے ممالک کی سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ جو راستہ اس نے اپنی دانست میں ترقی کے لئے مقرر کیا ہے وہ درحقیقت تباہی کی طرف جانے والا راستہ ہے۔ انہوں نے ہر حکومت سے رابطہ کر کے کہا کہ جب تک تم سائنس اور ٹیکنالوجی میں ترقی نہ کرو گے ترقی نہ کر سکو گے۔ ترقی پذیر اور ترقی یافتہ ممالک میں سائنس کی ترقی کا ہی فرق ہے۔ انہوں نے اس سلسلے میں بہت کام کیا۔ اسی کام کو آگے بڑھانے کی ضرورت ہے۔ ڈاکٹر سلام کہتے تھے کہ یو این او کی شکل ایسی ہونی چاہئے جس سے وہ ملکوں کے مسائل انصاف سے حل کرے ورنہ جتنے مسائل وہ حل کرتے ہیں وہ بھی قائم رہتے ہیں اور نئے مسائل بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کو احساس تھا کہ یو این او کا ادارہ فائدہ مند ہو سکتا ہے۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد امریکہ نے مارشل پلان کے تحت 30 بلین ڈالر یورپ کو ترقی کے لئے دیئے۔ اس سے جنگ زدہ یورپ نے جلد ترقی کر لی۔ وہ امریکہ جس نے یورپ کی اتنی مدد کی۔ اس نے اس کے بعد اتنی زیادہ مدد اور کسی کی نہیں کی۔

جناب شہزاد نے بتایا کہ ڈاکٹر عبدالسلام کے سوانح نگار جگجیت سنگھ نے اپنی کتاب میں پاکستان اور ہندوستان کے تعلقات کے بارے میں ایک واقعہ درج کیا۔ انہوں نے اس زمانے میں پاکستان میں سائنسی ترقی کا ایک پلان ایوب خان کے سائنسی مشیر کی حیثیت سے پیش کیا۔ اس بارے میں حکومتی امداد ناکافی تھی۔

ڈاکٹر انیس عالم صاحب

ممتاز ماہر فزکس ڈاکٹر انیس عالم پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ فزکس سے وابستہ ہیں۔ انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ ڈاکٹر عبدالسلام کی وفات کو چار سال ہوئے ہیں۔ لیکن ان کا ذکر خیر کسی پبلک میٹنگ میں کم ہی ہوتا ہے۔ ارباب اختیار سائنس پر زور دیتے ہوئے بھی سائنس کی دنیا کے سب سے روشن ستارے کا نام سائنس کے راہبر کے طور پر تو کیا معاون کے طور پر بھی نام لینے سے کتراتے ہیں۔ ہر سال نوبیل کمیٹی نوبیل انعام تقسیم کرتی ہے ابتک 160 سائنسدانوں کو نوبل انعام مل چکا ہے لیکن ایسے نام بہت کم ہیں جن کو سائنس کی بنیادی تعمیر کے سلسلے میں انعام ملا ہو۔ ایسے لوگ نیوٹن اور آئن سٹائن کی طرح ہوتے ہیں ڈاکٹر سلام کا نام بھی انہی لوگوں میں سے ایک ہے۔

ڈاکٹر انیس عالم نے کہا کہ ایک انجانی سازش کے تحت ڈاکٹر عبدالسلام کا نام عوام سے پوشیدہ رکھا جاتا ہے جب عام آدمی کو علم ہی نہ ہو گا کہ ڈاکٹر سلام کس مرتبہ کے شخص تھے تو ان کا احترام اور ان کا ذکر کس طرح ہو سکے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں زیادہ شکایت خود پاکستان کے سائنسدانوں سے ہے جو جانتے ہیں کہ سلام کتنی عظیم شخصیت کا نام ہے۔ پھر بھی وہ اپنی معلومات کو عام آدمی سے share کرنے پر تیار نہیں ہیں۔ پنجاب یونیورسٹی جہاں سے ڈاکٹر سلام نے تعلیم حاصل کی آج تک سلام کے لئے کسی فنکشن کا اہتمام نہیں کر سکی۔

عبدالسلام پر لکھی گئی پاکستانی کتب ناپید ہیں۔ ایک ہے اور وہ بھی ایک ہندوستانی مصنف نے لکھی ہے۔ بھارت کی علی گڑھ یونیورسٹی، دارالمصنفین اعظم گڑھ نے سلام کا شاندار استقبال کیا۔ اور ان کو اپنے ہاں مدعو کیا۔ مگر پاکستان کے سب سے عظیم سائنسدان کو پاکستان میں ایسی پذیرائی نہیں مل سکی۔

سنگاپور سے 1985ء میں ان کے مضامین کا مجموعہ شائع ہوا۔ ساتھ ہی اس کا اردو ترجمہ ہو گیا۔ پھر اس طرح کی کتاب اردو میں ہندوستان سے شائع ہوئی اس کا دیباچہ میں نے لکھا۔ پھر شہزاد احمد شہزاد نے ترجمہ کیا۔ ہم آج تک اردو میں ان کی کوئی سوانح عمری شائع نہیں کر سکے۔ تمام تعصبات اور تنگ نظری کے باوجود عام آدمی فراخ اور روادار ہے جس خطے میں ہم بستے ہیں وہاں مختلف النسل اور اعتقاد و ثقافت والوں کا میل جول رہا ہے۔ یہاں کٹھ ملاؤں اور ادھوری تعلیم والے افراد نے عوام کو تنگ نظر بنانے کی کوشش کی ہے۔ ضرورت ہے کہ ہم سائنسی حقائق کو اپنائیں سائنسی تجزیہ کو رواج دیں اور ماہرین۔ عوام کو باشعور شہری بنائیں۔ پرویز ہود بھائی نے اپنی کتاب میں اس طرح کا تاثر دیا ہے کہ مسلمانوں میں کوئی خرابی ہے کہ وہ ایسا کرتے ہیں۔ درحقیقت ایسا نہیں ہے اصل میں پڑھے لکھوں نے اپنی ذمہ داری کو قبول نہیں کیا۔ ان کے عمومی رویے سے حالات بگڑتے جا رہے ہیں۔ ہمارے معاشرے پر عصبیتوں اور منافرتوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ ہمارا معاشرہ صدیوں سے INCLUSIVE معاشرہ رہا ہے اس کو EXCLUSIVE بنانے کی کوشش ہو رہی ہے۔

ہم ڈاکٹر سلام کو اس لئے اپنانے کو تیار نہیں ہیں کہ وہ اکثریتی فرقہ سے تعلق نہیں رکھتے۔ یہ کوتاہ نظری ہے۔ ماضی کو دیکھ لیں شاہوں کے درباروں سے تعلق رکھنے والوں نے ہر مذہب و ملت کے لوگوں کو خوش آمدید کہا ان میں سے اکثر کا تعلق آرتھوڈاکس اسلام سے نہیں تھا۔ ان کا نام آج بھی زندہ ہے۔

ڈاکٹر انیس عالم نے کہا کہ سائنسی ترقی کے لئے سائنسی سوچ اپنانا ضروری ہی نہیں لازمی ہے۔ ہم سلام کو اس طرح خراج عقیدت پیش کر سکتے ہیں کہ پاکستان کو ایک پروگریسو معاشرہ بنا دیں۔ انہوں نے ساری عمر عالمی امن کے لئے جدوجہد کی۔ جب صدر ریگن نے سٹار وار پروگرام شروع کیا تو انہوں نے امریکی سائنسدانوں کے

باقی صفحہ 8 پر

نعیم طاہر سون صاحب

مکرم محمد عقیل صاحب

استاد معلمین وقف جدید

20 ستمبر 1998ء کی روشن صبح' دس بجے درمیانے قد کا ایک آدمی سرمئی رنگ کی اچکن پہنے' سرخ رنگ کے فریم کی عینک لگائے' چھوٹی چھوٹی سرخی مائل خضاب سے رنگین داڑھی سر پر سفید کلف لگی پگڑی اور ہاتھ میں چائنہ China کی نئی سائیکل تھامے' وقف جدید کے ہوسٹل کی عمارت میں داخل ہوا۔ اور نہایت وقار سے چلتا ہوا برآمدے میں بیٹھی کلاس میں آ کر سلام کیا۔

یہ حکیم محمد عقیل طبیب درجہ اول سے میرا پہلا تعارف تھا۔ میں اس معلمین کلاس کا نووارد اور وہ سینیئر ترین استاد تھے۔

حکیم صاحب کی شخصیت' متاثر کن شخصیت تھی۔ ہمیں تقریباً ایک سال اکٹھا پڑھانے کا موقع ملا اور یوں ہمیں ایک دوسرے کے قریب آنے کا موقع ملا۔

حکیم صاحب وقت کے بڑے سخت پابند تھے پورے وقت پر کلاس میں تشریف لاتے اور وقت ختم ہوتے ہی واپس چلے جاتے۔ دفتر وقف جدید جا کر حاضری لگاتے' احباب سے بات چیت کے بعد سبزی خرید کر واپس گھر چلے جاتے۔ ان کی اس روٹین میں کبھی فرق آتا نہ دیکھا گیا۔

قبول احمدیت

حکیم محمد عقیل حضرت خواجہ غلام فرید چاچڑاں شریف کے بہت زیادہ معتقد اور عشاق مریدوں میں سے تھے۔ اور ان کے زبردست مداح تھے۔ آپ نے "اشارات فریدی" فارسی زبان میں پڑھی ہوئی تھی اور اس کے بہت سے حوالے آپ کو زبانی یاد تھے۔ چنانچہ آپ نے اپنی قبول احمدیت کا واقعہ سناتے ہوئے بتایا میں نے حضرت خواجہ غلام فرید صاحب کے "اشارات" میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کے بارے میں پڑھا کہ "حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی حق پر ہیں۔ اور اپنے دعویٰ میں راستباز اور صادق ہیں اور آٹھوں پہر اللہ حق سبحانہ کی عبادت میں مستغرق رہتے ہیں اور (دین) کی ترقی اور دینی امور کی سربلندی کے لئے دل و جان سے کوشاں ہیں۔ میں ان میں کوئی مذموم اور قبیح چیز نہیں دیکھتا۔ اگر انہوں نے مہدی اور عیسیٰ ہونے کا دعویٰ کیا ہے تو یہ بھی ایسی بات ہے جو جائز ہے۔"

(اشارات فریدی' مرتبہ رکن الدین جلد 3 ص 179 ترجمہ از فارسی مطبوعہ مفید عام پریس۔ آگرہ 1320ھ)

یہ حوالہ میں نے بار بار پڑھا۔ اور میرے دل کو اس بات پر حق الیقین ہو گیا کہ حضرت مرزا صاحب یقیناً راستباز اور خدا کی طرف سے ہیں۔ چنانچہ میں حلقہ بیعت میں شامل ہو گیا۔

خدمات دین

1958ء میں آپ نے محکمہ انہار بہاولپور سے استعفیٰ دے دیا اور خدمات دین کے لئے خود کو وقف کر دیا۔ یوں آپ معلم وقف جدید بن گئے اور سب سے پہلے اپنے خاندان کو اور اپنے بھائیوں کو احمدی کیا۔

معلم وقف جدید بن کر آپ زیادہ عرصہ نگر پارکر اور اندرون سندھ تعینات رہے۔ اور خدمات دین بجا لاتے رہے۔ ایک دفعہ آپ جلسہ سالانہ پر ربوہ آئے تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے آپ کو ٹنڈو جام اور اندرون سندھ کے علاقوں میں جانے کا حکم دیا۔ اور فرمایا کہ وہاں مخالف نومبائعین کو تنگ کرنے کے لئے ان کے خلاف جھوٹے مقدمات بنواتے ہیں اور پولیس نومبائعین کو بہت مارتی پیٹتی ہے میں آپ کو وہاں پولیس کے واسطے بھجوا رہا ہوں۔

کہتے ہیں میں نے عرض کی حضور میں غریب پولیس والوں کو بھلا کیسے مار پیٹ سے روک سکوں گا حضور نے فرمایا آپ بس جانے کی تیاری کر لیں "میں نے تیاری کر لی اور دل میں سوچا کہ جب خلیفہ وقت مجھے بھجوا رہے ہیں تو خدا تعالیٰ ضرور مجھ سے یہ کام لے گا اور طریقہ بھی وہ خود بتا دے گا۔

جب میں اندرون سندھ پہنچا تو میں نے دیکھا کہ علاقوں کے علاقے موسمی وبائی امراض کی لپیٹ میں آ چکے ہیں اور لمبا عرصہ بارش نہ ہونے کی وجہ سے لوگ بیماری کا جلد شکار ہوتے جا رہے ہیں۔ چنانچہ میں نے وہاں جاتے ہی دوسرے دن ایک دوکان کرائے پر لے کر اپنا مطب کھول لیا۔ جلد ہی میں آس پاس کے علاقوں میں کافی مشہور ہو گیا۔ اب میرے ذہن میں حضور کا سونپا ہوا فرض آیا۔ اور ذہن میں ترکیب یہ آئی کہ چھوٹے پولیس والوں کی بجائے کسی بڑے افسر سے مراسم پیدا کرنے چاہئیں چنانچہ ایک دن میں نے حضرت مسیح موعود کا ایک الہامی نسخہ تیار کیا اور پولیس کے ڈی۔ ایس۔ پی کے پاس جا پہنچا اور اپنا تعارف کرایا۔ وہ ڈی۔ ایس۔ پی بڑا سخت مخالف تھا اور جماعت کے بارے میں بڑا عناد رکھتا تھا۔ باتوں باتوں میں اس نے ذکر کیا کہ وہ حضرت خواجہ غلام فرید صاحب آف چاچڑاں شریف کا مرید ہے۔ میں نے حضرت صاحب مسیح موعود کے متعلق حوالہ اسے سنایا اور بتایا کہ میں بھی حضرت خواجہ صاحب کے عشاق میں سے تھا۔ اور ان کے "اشارات" پڑھ کر احمدی ہوا ہوں۔ اور ایک آپ ہیں کہ حضرت خواجہ صاحب سے عشق کا دعویٰ کرتے ہیں اور احمدیوں کو برا جانتے ہیں۔ آپ کا معشوق جس شخص کو سچا جانتا ہے اور اس کی تعریف کرتا ہے آپ اس شخص اور اس کی جماعت کو برا جانتے ہیں۔ تب اچانک معجزانہ طور پر ڈی۔ ایس۔ پی کا رویہ بدلا اور اس نے دوستانہ ماحول میں باتیں شروع کر دیں۔ تب میں نے وہ نسخہ دوا جو تیار کر کے ساتھ لے گیا تھا اسے تحفتہ "پیش کیا۔ یوں وہ ڈی۔ ایس۔ پی میرا دوست بن گیا۔ پھر تو جب بھی کوئی مخالف مولوی کسی نومبائع کو کسی جھوٹے مقدمے میں پھنسواتا اور پولیس اسے گرفتار کر لیتی میں فوراً ڈی۔ ایس۔ پی کو فون کرتا یا دفتر جا کر ضمانت دیتا کہ وہ شخص ہرگز مجرم نہیں ہے مولوی نے احمدیت قبول کرنے کے جرم میں اسے مقدمے میں گرفتار کروایا ہے۔ میری ضمانت پر وہ ڈی۔ ایس۔ پی فوراً مقامی پولیس کو اس نومبائع کے رہا کرنے کا حکم جاری کر دیتا۔ یوں خدا تعالیٰ نے مجھ سے احمدیوں کی جان و مال کی حفاظت کا کام لیا"

ہمدردی مخلوق

حکیم صاحب نے بتایا کہ جن دنوں آپ اندرون سندھ بطور معلم تعینات تھے اس وقت وہاں زیادہ تر لوگ بھیڑ بکریاں پال کر گزارہ کرتے تھے۔ اور پولیس بقر عید پر یا دیگر مواقع پر غریب لوگوں کی بکریاں زبردستی مفت لے جاتی اور غریب چرواہے بے چارے دم نہیں مار سکتے تھے۔ ایسے ہی ایک غریب چرواہے کی بکریاں پولیس لے گئی۔ وہ چرواہا حکیم صاحب کا شاگرد تھا اور اس غریب کے خاندان کے پاس گزارے کے لئے وہی پانچ بکریاں تھیں جو پولیس لے گئی تھی۔ وہ روتا دھوتا آپ کے پاس آیا اور مدد چاہی۔ آپ نے اسے ساتھ لیا اور فوراً ڈی۔ ایس۔ پی دوست کے پاس گئے۔ اس ڈی۔ ایس۔ پی نے آپ کی سفارش پر نہ صرف وہ بکریاں واپس دلائیں بلکہ چرواہے اور بکریوں کو پولیس اس چرواہے کے گھر تک گاڑی میں چھوڑ کر آئی۔

آپ اکثر غریب لوگوں کو مفت ادویات دے دیتے اور ان سے کبھی کسی جزا یا شکریہ کے امیدوار نہ رہتے۔

شفیق استاد

حکیم صاحب سندھ سے واپس لوٹے تو مدرسہ وقف جدید میں آپ کا انتخاب طب کے استاد کے طور پر ہو گیا۔ یوں آپ نے معلمین کو طب پڑھانی شروع کر دی اور مستقل ربوہ کے ہو کر رہ گئے۔ آپ نے اپنا گھر دار الیمن غربی محلے میں بنا لیا۔

آپ ایک شفیق استاد تھے۔ طلباء پر بے جا سختی کبھی نہ کرتے۔ نہایت باوقار اور دھیمے لہجے میں گفتگو کرتے۔ اور سبق پڑھاتے ہوئے جب طلباء کو جڑی بوٹیوں کے خواص بتاتے تو ساتھ اس کی تصویر بھی بنا کر دکھاتے اور حتی المقدور کوشش کرتے کہ اپنے شاگردوں کو تازہ جڑی بوٹیاں لا کر دکھائیں تاکہ ان کو جڑی بوٹیوں کی پہچان ہو جائے اور اردو کے علاوہ فارسی اور انگریزی میں بھی نام بتاتے۔ طب ایک خشک مضمون ہے کیونکہ اس میں دقیق اصطلاحات ہوتی ہیں۔ مشکل مشکل لفظ ہوتے ہیں اگر کالی مرچ کا نام لینا ہو تو فلفل سیاہ کہتے ہیں اور بنولے کی گری کو "پنبہ دانہ" کہتے ہیں غرض دقیق اصطلاحات اور مشکل الفاظ عام ہیں حکیم صاحب طلباء کو سادہ دیسی زبان میں وہ اصطلاحات حل کر کے بتاتے۔

بعض بیمار طلباء آپ کے گھر دوائی لینے جایا کرتے تھے۔ آپ کا اصول تھا کہ اپنے طلباء سے دوائی کے پیسے نہیں لیا کرتے تھے بلکہ جو شاگرد گھر جاتا اسے چائے پلائے بغیر واپس نہ آنے دیتے۔

حکیم صاحب نیک طینت' کم گو' مستجاب الدعوات اور مہمان نواز تھے۔ آپ کی طبیعت میں خاکساری اور خودداری نمایاں تھی۔ کبھی کسی کی غیبت یا بدخوئی نہ کرتے۔ کسی پر احسان کرتے تو کبھی نہ جتلاتے۔ آپ ایک شفیق باپ اور ہردلعزیز استاد تھے۔ طلباء کبھی ہوسٹل کی پابندیوں اور سختیوں یا انتظامیہ کے رویہ کی شکایت کرتے تو ہمیشہ مسکراتے اور فرماتے بس بیٹا

باقی صفحہ 6 پر

محمد زکریا ورک صاحب

دلچسپ سائنسی خبریں

مغربی ممالک میں اخبار کا مطالعہ کرنا صبح کے ناشتہ کی طرح لازمی سمجھا جاتا ہے یہاں کے اخبارات میں سائنسی انکشافات اور ایجادات کو جلی سرخیوں سے لگایا جاتا ہے بلکہ بعض اخبارات نے تو ہفتہ میں ایک دو صفحات سائنسی خبروں اور مضامین کے لئے وقف کئے ہوتے ہیں جو سائنسی خبریں گزشتہ چھ ماہ میں پڑھنے میں آئیں ان میں سے درج ذیل خبریں بہت دلچسپ اور علم افروز ہیں۔

ٹیلی پیتھی چپ

برطانیہ میں سائنس دان ایک ایسا جدید ٹیلی پیتھی چپ ایجاد کرنے میں مصروف ہیں جس کے ذریعہ انسان اپنے جذبات۔ غم کا اظہار اور جسمانی حرکات دو انسانوں کے درمیان Impulse بھیج سکیں گے اگر سائنس دان ایسی ایجاد میں کامیاب ہو گئے تو دو انسان نہ صرف ایک دوسرے کے جذبات کو محسوس کر سکیں گے بلکہ ایک دوسرے سے کمیونیکیٹ بھی صرف خیال کے ذریعہ کر سکیں گے۔

برطانیہ کی ریڈنگ یونیورسٹی کے پروفیسر آف سائبر نا ٹک کے وین وارو ک Warwick نے اپنے آپ کو اس تجربہ کے لئے پیش کیا ہے تا سائنس دان ان کے دماغ کے اندر ٹیلی پیتھی چپ لگا دیں جو ان کے اعصابی نظام سے تاروں کے ذریعہ منسلک ہو گا مسٹر وارو ک کا کہنا ہے کہ میں نے اس مطمح نظر کے پیش نظر اپنے آپ کو پیش کیا ہے کہ کیا دو انسان محض خیالات کے ذریعہ (بغیر زبان کے) ایک دوسرے سے کمیونیکیٹ کر سکتے ہیں۔

مسٹر وارو ک مزید کہتے ہیں کہ اس تجربہ کی کامیابی کا اظہار اس وقت ہو گا جب کمپیوٹر سکرین کے سامنے ہوا میں الفاظ لکھنے سے سکرین پر الفاظ دیکھے جا سکیں گے اس مقصد کے لئے ان کے بازو میں نصف انچ کا مائیکرو پروسیسر چسپاں کیا جائے گا جو ان کے کسی ایک اعصاب کے ساتھ منسلک ہو گا ایسا کرنے سے کہیں ان کے اعصاب کو مستقل نقصان پہنچنے کا احتمال تو نہیں اس چیز پر سائنس دان کام کر رہے ہیں مگر جہاں چپ کے اعصاب کے ساتھ چسپاں کرنے کا تعلق ہے اس کے پروسیجر پر تفصیلات طے ہو چکی ہیں۔

طبی ماہرین کا خیال ہے کہ اگر یہ چپ دو انسانوں میں لگا دیا جائے تو اگر ایک شخص انگلی پر درد سوئی چبھنے سے محسوس کرے تو دو[illegible] اس کو محسوس کر سکے گا اس نئی فیلڈ میں مسٹر وارو ک نے دنیا میں نیا ریکارڈ قائم کیا ہے جب ان کے بازو کے اندر پچھلے سال ریڈیو ٹرانسمیٹر چپ لگایا گیا جس کے ذریعہ وہ اب دروازہ ہاتھ کے بغیر کھول سکتے ہیں اور لائٹ بھی آن کر سکتے ہیں۔ ایسا انسان جو نصف مشین اور نصف انسان ہو اس کو سائنس دان Cyborg کہتے ہیں۔

مصنوعی نظام بصارت

نیو یارک کے ایک ڈاکٹر ڈابل Dobelle نے ایسا آرٹیفشل ویژن سسٹم ایجاد کیا ہے جس سے نابینا اس قابل ہو سکیں گے کہ وہ کچھ کچھ دیکھ سکیں اس ضمن میں ایک 62 سالہ اندھے کے دماغ میں چھوٹا سا کیمرہ نصب کیا گیا ہے جس سے اب وہ بڑے موٹے حروف تہجی اور بڑی اشیاء اپنے گھر کے اندر دیکھ سکتا ہے اس کیمرہ کے ذریعہ یہ اندھا کسی چیز کا امیج وصول نہیں کرتا بلکہ روشنی کے ذرے Specks of Light دماغ میں وصول کرتا ہے جو آتے اور چلے جاتے ہیں بالکل جس طرح آسمان پر ستارے نظر آتے اور او جھل ہو جاتے ہیں جو چلتے بادلوں کے پیچھے چھپے ہوتے ہیں۔

اس نابینا شخص نے اخبارات کے رپورٹروں کو ایک اسٹور میں مظاہرہ کے لئے مدعو کیا اور سفید دیوار پر لٹکی سیاہ ٹوپی کو دیوار تک جا کر اٹھا لایا اس سیاہ ٹوپی کو اٹھا کر وہ ایک Manneguin تک گیا اور اس کے سر پر ٹوپی پہنا دی اسی طرح اس نے دو میٹر دیوار پر پانچ سینٹی میٹر لفظ کو بھی پہچان لیا۔

یہ نابینا شخص جس کے دماغ میں کیمرہ لگایا گیا ہے جب وہ 36 سال کا تھا تو بینائی سے محروم ہو گیا گویا وہ 26 سال سے اندھا ہے 1978ء میں یہ کیمرہ اس کے جسم میں نصب کیا گیا اور اس کے سافٹ وئر کو بہتر سے بہتر بنانے کے لئے سائنس دان اب تک مصروف کار ہیں۔

ڈاکٹر ڈابل Dobelle Institue,NY کے چیئرمین ہیں جو میڈیکل اوزار بنانے میں مشہور ہے انٹرنیٹ پر اس ادارہ کے بارہ میں معلومات اس ایڈریس سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

WWW.dobelle.com

ختنے کے فوائد

یوگنڈا میں ڈاکٹروں نے تحقیق کے بعد یہ بات تسلیم کی ہے کہ جن مردوں کے ختنے ہوتے ہیں ان کو ایڈز کے وائرس اور جنسی بیماریاں لاحق ہونے کا کم خطرہ ہوتا ہے ڈاکٹروں کے ایک گروپ نے اس ریسرچ پر کام کیا جس کے لیڈر جان ہاپکن یونیورسٹی (بالٹی مور) کے ڈاکٹر ٹامس کوئن Thomas Quinn تھے۔

ڈاکٹروں کی ٹیم نے یوگنڈا کے علاقہ Rakai میں پندرہ ہزار افراد کا معائنہ کر کے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ جن افراد کے ختنے ہوئے تھے وہ اس وائرس سے متاثر نہ ہوئے بعض افراد کے خون میں یہ وائرس زیادہ تھی اس لئے انہوں نے دوسروں کو یہ وائرس نہ دی اور جن لوگوں کے خون میں یہ وائرس زیادہ تھی انہوں نے زیادہ لوگوں کو بیمار نہ کیا عورتوں اور مردوں میں کوئی خاص فرق نہ تھا یاد رہے کہ افریقہ کے علاقہ Sub-sahara میں اس وقت 23 ملین افراد اس وائرس سے بستر مرگ پر پڑے ہیں۔

امیر ممالک میں اس وائرس کا علاج جن ادویات سے کیا جاتا ہے وہ بہت مہنگی ہیں اس لئے افریقہ میں لوگوں سے کہا گیا ہے کہ وہ جنسی تعلقات قائم کرتے وقت بہت محتاط رہیں دیکھنے میں آیا ہے کہ جن لوگوں کے ختنے ہوئے تھے ان کو اس وائرس کا حملہ زیادہ نہ ہوا۔ ایسا کیوں ہوا اس کی وجہ بتلانے سے ڈاکٹر معذور ہیں یاد رہے کہ اس ریسرچ میں صرف مسلمان افراد نے حصہ لیا تھا۔

انگریز عورت فرنچ بولنے لگی

برطانیہ کے شہر کینٹ کی 47 سالہ عورت نے سر پر چوٹ لگنے کے بعد فرنچ لہجہ میں باتیں کرنی شروع کر دیں اس حادثہ سے قبل وینڈی حاسنپ Wendy Hasnip یارک شائر لہجہ میں باتیں کیا کرتی تھی مگر اب سٹروک کے بعد فرنچ لہجہ یعنی گیلک Gallic میں باتیں کرتی ہے حالانکہ وہ فرنچ زبان سے بالکل نابلد ہے

اس خاتون نے بی بی سی۔ ٹیلی ویژن کے ایک انٹرویو کے دوران بتلایا کہ نہ تو وہ فرنچ زبان بولتی ہے نہ ہی اس نے اسکول میں بولنا سیکھی اور زندگی میں صرف ایک بار فرانس گئی ہے ڈاکٹروں نے کہا ہے کہ اس کا انگلش لہجہ کچھ عرصہ بعد یا ممکن ہے کچھ سالوں بعد واپس آ جائے۔

اکتوبر 1999ء میں کینیڈا کی نیشنل ہاکی لیگ کے ایک فرنچ کھلاڑی کو جب آئس ہاکی کی گیند PUCK زور سے لگی تو وہ بے ہوش ہو گیا ہوش

باقی صفحہ 8 پر

بقیہ صفحہ 5

یہ ذہن میں رکھو کہ

یہ عشق نہیں آساں بس اتنا سمجھ لیجے
اک آگ کا دریا ہے اور تیر کے جانا ہے

طبیب حاذق اور طبی پاکٹ بک

آپ ایک [illegible] تھے اور اپنے ہنر میں طاق تھے۔ مختلف ادویت کے نام آپ کے پاس اردو، فارسی کے علاوہ انگریزی زبان میں بھی موجود تھے تا کہ دوا کی پہچان میں [illegible]ئی دقت باقی نہ رہے۔ آپ نے بعض مشہور حلماء کی طرح کبھی بخل سے کام نہ لیا کہ نسخہ چھپا لیا جائے اور مرتے وقت تک ہرگز نہ بتایا جائے۔ ہمیشہ اپنے شاگردوں کو صدری نسخے اور نہایت قیمتی اور مجرب ادویاتی نکتے اور نسخے بتاتے رہتے۔ افادہ عام کے لئے آپ نے "طبی پاکٹ بک" کے نام سے ایک کتاب تصنیف فرما کر شائع کرائی۔ یہ کتاب سبز رنگ کے سرورق پر مشتمل ہے۔ اس میں آپ نے اپنے مجرب نسخے تحریر فرمائے ہیں۔ فرمایا کرتے تھے میں نے اپنی کتاب میں کوئی ایسا نسخہ نہیں لکھا جس کو میں نے اپنے تجربہ کی کسوٹی پر پرکھ کر اس کو دیکھ نہ لیا ہو۔ طبی پاکٹ بک گول بازار ربوہ میں دستیاب ہے۔

آپ نے اپنی کتاب میں مشکل اصطلاحات استعمال نہیں کیں اور جو مشکل لفظ بامر مجبوری استعمال کرنے پڑے ان کی فہرست اور آسان زبان میں معنے بھی کتاب میں درج کئے ہیں۔

آپ طلباء کو طب کا ذوق و شوق دلانے کے لئے فرمایا کرتے: عزیزو یاد رکھو کہ حضرت مسیح موعود روحانی طبیب ہونے کے ساتھ ساتھ جسمانی طبیب بھی تھے اور حضرت مسیح موعود کا حوالہ دیا کرتے کہ "حصول علم کے بعد طب ایک عمدہ پیشہ ہے"

14 ستمبر 99ء کو آپ 70 سال کی عمر میں مولائے حقیقی سے جا ملے۔ خدا تعالیٰ آپ کی خدمات کو قبول فرمائے اور جملہ ورثاء کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اطلاعات و اعلانات

محترم چوہدری ولی محمد صاحب وفات پاگئے

محترم چوہدری ولی محمد خان صاحب صدر جماعت احمدیہ چک نمبر 33/ج-ب اور امیر حلقہ نزوالا بنگلہ ضلع فیصل آباد فالج کی وجہ سے لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد 31- دسمبر 2000ء تین بجے دوپہر 76 سال کی عمر میں اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ آپ نے 28 دسمبر 1950ء کو جلسہ سالانہ کے موقع پر بیعت کا شرف حاصل کیا تھا۔

یکم جنوری 2001ء کو جنازہ ربوہ لایا گیا۔ نماز ظہر کے بعد بیت المبارک ربوہ میں مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین مکمل ہونے کے بعد مکرم شیخ مظفر احمد صاحب امیر ضلع فیصل آباد نے دعا کرائی۔

موصوف نے اپنی یادگار چھ بیٹے اور ایک بیٹی چھوڑی ہے۔ بڑے بیٹے مکرم جاوید احمد جاوید صاحب مربی سلسلہ اصلاح و ارشاد مقامی ہیں۔ احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے۔ ان کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

محترم عبدالسلام عارف صاحب مربی سلسلہ اطلاع دیتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ صاحبہ، محترمہ سائرہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم ہارون احمد صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ صادق پور ضلع میرپور خاص جمعرات، جمعہ کی درمیانی شب اڑھائی بجے۔ مورخہ 17- نومبر 2000ء وفات پاگئیں آپ کی عمر 50 سال تھی۔

بروز جمعۃ المبارک نماز جنازہ کے بعد مقامی قبرستان "نوڑا" میں تدفین عمل میں آئی۔ آپ نے پسماندگان میں خاوند محترم کے علاوہ 4 بیٹے اور 5 بیٹیاں چھوڑی ہیں۔

محترمہ سائرہ بی بی صاحبہ انتہائی دیندار، فدائی اور مخلص احمدی خاتون تھیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں التماس ہے کہ محترمہ موصوفہ کو اللہ تعالیٰ غریق رحمت کرے، جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

تقریب شادی

☆ مکرم کامران بشیر بدر صاحب ابن مکرم بشیر احمد سالک صاحب اسلام آباد کی شادی عزیزہ زاہدہ طاہر شاہ ایم۔ایس۔سی بنت مکرم طاہر احمد شاہ صاحب گرین ٹاؤن کراچی کے ساتھ 11 نومبر 2000ء طے پائی۔ ان کا نکاح مورخہ 10 نومبر بروز جمعۃ المبارک مکرم امین احمد تنویر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے احمدیہ حال کراچی میں مبلغ پچاس ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ اور اگلے روز 11- نومبر 2000ء کو راشد منہاس روڈ پر موش شادی ہال میں رخصتی کی تقریب منعقد ہوئی۔ صدر صاحب حلقہ ڈرگ روڈ محترم عظیم شاہ صاحب نے دعا کروائی۔

15- نومبر 2000ء کو دعوت ولیمہ کی تقریب بلاک نمبر 20 پشاور موڑ اسلام آباد میں منعقد ہوئی۔

عزیز کامران بشیر محترم ٹھیکیدار میاں بدرالدین صاحب مرحوم کا پوتا اور حضرت چوہدری عطا محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود (سابق امیر جماعت احمدیہ جڑانوالہ) کا نواسہ ہے۔ عزیزہ زاہدہ طاہر شاہ محترم عبداللہ شاہ صاحب گوجرہ کی پوتی اور پیر محمد یوسف شاہ صاحب گوجرہ کی نواسی ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ 5 جنوری گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 6 زیادہ سے زیادہ 18 درجے سنٹی گریڈ
☆ ہفتہ 6 جنوری - غروب آفتاب: 5.21
☆ اتوار 7 جنوری - طلوع فجر: 5-41
☆ اتوار 7 جنوری - طلوع آفتاب: 7.07

بجلی مہنگی کرنے کے لئے واپڈا کی درخواست مسترد

نیشنل الیکٹرک پاور ریگولیٹری اتھارٹی (نیپرا) نے واپڈا کی طرف سے بجلی کی قیمت میں 64 پیسے فی یونٹ مزید اضافہ کرنے کے بارے میں دائر کی جانے والی درخواست خارج کر دی۔ نیپرا کی طرف سے جاری کئے جانے والے اعلان میں کہا گیا ہے کہ وزارت پانی وبجلی نے واپڈا کی درخواست نیپرا کو بھیجی تھی جس میں بجلی کی قیمت میں 16 پیسے اوسط اضافہ کے مقابلے میں 64 پیسے اضافہ کی اجازت مانگی تھی۔ نیپرا نے اس درخواست کا جائزہ لیا اور اسے خارج کرتے ہوئے کہا ہے کہ ابھی بجلی کی قیمت میں مزید اضافے کا کوئی جواز نہیں۔

قرآن مجید کا سوال امتحان سے خارج

وفاقی وزارت تعلیم نے ملک بھر کے تمام تعلیمی بورڈوں کو میٹرک کے مارچ میں ہونے والے امتحانات میں قرآن مجید کے ترجمے کے سوال کو نصاب سے خارج کرتے ہوئے اس کا امتحان لینے سے منع کر دیا ہے اور تعلیمی بورڈوں کو ہدایت کی ہے کہ طلباء وطالبات کو صرف قرآن مجید کی ناظرہ تعلیم تک ہی محدود رکھیں۔ پنجاب سمیت چاروں صوبوں کے تعلیمی بورڈوں نے اپنے اپنے صوبوں کے تعلیمی بورڈوں کے چیئرمینوں کی کمیٹی کے اس فیصلے کو ... سے انکار کرتے ہوئے مؤقف اختیار کیا ہے کہ اب جبکہ تمام طلبہ قرآن مجید کی بعض آیات کا ترجمہ نصاب کے مطابق پڑھ چکے ہیں اور نصاب مکمل ہے۔ اس موقع پر وفاقی وزارت تعلیم کے اس فیصلے پر عملدرآمد مشکل ہے۔

فرقہ وارانہ جنگ -6 ہلاک - اور کئی زخمی

... کے علاقہ کلایا میں زیارت کے تنازعے پر پھوٹنے والے فرقہ وارانہ فسادات میں باپ، بیٹا اور دس سالہ کمسن بچے سمیت چھ افراد ہلاک ہو گئے۔ جبکہ بھاری اسلحہ ... کرانے والے افراد پر ملیشیا فورس کی فائرنگ سے 4- افراد زخمی ہو گئے۔ دونوں اطراف سے بھاری ہتھیاروں کے آزادانہ استعمال سے علاقے میں زندگی معطل ہو کر رہ گئی ہے اور مارٹر اور میزائلوں کی فائرنگ سے متعدد گھر تباہ ہو گئے۔

جہاد کشمیر فی سبیل اللہ نہیں ہے: امیر تنظیم اسلامی

اور نامور دینی سکالر ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا ہے کہ جہاد کشمیر جہاد فی سبیل اللہ نہیں بلکہ کشمیر مسلمانوں کا جہاد حریت ہے۔ اور اس جہاد کے لئے امداد دینی فریضہ نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص جہادی جذبے کے تحت کشمیر جانا چاہتا ہے تو اس کے لئے والدین سے پیشگی اجازت لینا ضروری ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے "دن فورم" کے حالات حاضرہ کے پروگرام میں سوالوں کے جواب دیتے ہوئے کیا۔

یونین کونسلوں کے نتائج

الیکشن کمیشن کو 18- اضلاع کی 956 یونین کونسلوں کے نتائج موصول ہو گئے۔ پنجاب میں ووٹوں کا ٹرن آؤٹ سب سے زیادہ 49.87 فیصد۔ سندھ میں سب سے کم 35.50 سرحد میں 41.90 فیصد اور بلوچستان میں 36.33 فیصد رہا۔ مجموعی ٹرن آؤٹ 46.27 فیصد رہا۔

پانی کو ضائع ہونے سے بچائیے

الفضل کی قیمت میں اندرون پاکستان و بیرون پاکستان اضافہ

قارئین الفضل کو مطلع کیا جاتا ہے کہ روزنامہ الفضل ربوہ کی قیمت میں یکم جنوری 2001ء سے فی پرچہ 50 پیسے اضافہ کر دیا گیا ہے سابقہ قیمت 5 سال قبل طے کی گئی تھی اس عرصے میں کاغذ طباعت۔ ڈاک اور دیگر ہر شعبے میں قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ ہو چکا ہے۔ تاہم قارئین کو زیر بار ہونے سے بچانے کے لئے بہت معمولی اضافہ تجویز کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ احباب کرام حسب معمول اپنے دینی اخبار سے تعاون کرتے رہیں گے۔ نئے نرخ حسب ذیل ہیں۔

شرح چندہ سالانہ الفضل

اندرون ملک روزانہ -/900 روپے خطبہ نمبر -/200 روپے

گلف۔ایشیا۔مڈل ایسٹ فار ایسٹ۔افریقہ۔یورپ	روزانہ -/4500 روپے	پیکٹ ہفتہ وار -/3800 روپے	خطبہ نمبر -/1000 روپے
یو ایس اے۔پیسفک۔فجی ساؤتھ امریکہ۔آسٹریلیا	روزانہ -/6500 روپے	پیکٹ ہفتہ وار -/5000 روپے	خطبہ نمبر -/1500 روپے
ایران۔ ترکی	روزانہ -/3500 روپے	پیکٹ ہفتہ وار -/2500 روپے	خطبہ نمبر -/700 روپے
انڈونیشیا	روزانہ -/4000 روپے	پیکٹ ہفتہ وار -/3500 روپے	خطبہ نمبر -/800 روپے
بنگلہ دیش	روزانہ -/3700 روپے	پیکٹ ہفتہ وار -/3000 روپے	خطبہ نمبر -/800 روپے

(مینیجر روزنامہ الفضل۔ ربوہ)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

بھارت کی فوجی نمائش میں میزائل پھٹ گیا

بھارت کے ڈائنامکس لمیٹڈ میں میزائل پھٹنے سے ایک سائنس دان ہلاک اور دس زخمی ہو گئے۔ بھارت کی سرکاری میزائل فیکٹری میں کارکن سیکرٹری دفاع کے معائنے کے لئے ہتھیاروں کو رکھ رہے تھے کہ دوپہر کو کم فاصلے پر مار کرنے والا میزائل خوفناک دھماکے سے پھٹ گیا۔ سیکرٹری دفاع جو ذرا فاصلے پر یہ مظاہرہ دیکھ رہے تھے بال بال بچ گئے۔ کوالٹی کنٹرول انسپکٹر موقع پر ہی ہلاک ہو گئے۔

مسئلہ کشمیر کے جلد حل کے خواہشمند ہیں۔

امریکہ نے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر کی وجہ سے جنوبی ایشیا پر جنگ کے بادل منڈلا رہے ہیں اور وہ مسئلہ کشمیر کے جلد حل کا خواہشمند ہے۔ بھارت کے دورے پر آئے ہوئے امریکی سینٹ کے ری پبلکن رکن آر ایس سپیکٹر نے دہلی میں اخباری نمائندوں سے باتیں کرتے ہوئے ان خیالات کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا امریکی انتظامیہ اس بات کی امید رکھتی ہے کہ کشمیر کے مسئلے کو جلد از جلد حل کیا جائے گا۔ انہوں نے بھارت اور پاکستان کے درمیان تعلقات میں سرد مہری پر تشویش کا اظہار کیا۔

بھارتی ہلکے لڑاکا طیارے کی آزمائشی پرواز

بھارت نے ہلکے لڑاکا طیارے کی پرواز کا بنگلور میں کامیاب تجربہ کیا۔ اس طیارے کی تیاری 1983ء سے جاری تھی۔ اس موقع پر وزیر دفاع، فضائی فوج کے سربراہ اور دوسرے اعلیٰ حکام موجود تھے۔

اسرائیل کو دندان شکن جواب دیں گے۔

عراق نے کہا ہے کہ اس کی فوج مشرق وسطی جنگ کی صورت میں اسرائیل سے نمٹنے کے لئے تیار ہے۔ عراقی وزیر دفاع نے کہا کہ تمام امکانات ہمارے مدنظر ہیں اور امریکہ سے نئی فوجی محاذ آرائی بھی اس سے خارج نہیں۔ انہوں نے کہا کسی بھی وقت اچانک حملہ ممکن ہے۔ خصوصاً ایسے وقت میں جب عراق امریکہ اور برطانیہ کے جنگی طیاروں کے ساتھ تقریباً روزانہ کی جھڑپوں میں الجھا ہوا ہے۔

انڈونیشیا میں فرقہ وارانہ فسادات۔ انڈونیشیا

میں فرقہ وارانہ فسادات کے دوران کم سے کم 14۔ افراد ہلاک اور درجنوں دوسرے زخمی ہو گئے مخالفین نے ایک دوسرے کے گھروں اور دیگر املاک کو نذر آتش کر دیا۔ 7 دیہاتی جزیرہ لمبوک میں مشہور بامی جزیرے کے قریب اس وقت مارے گئے جب مقامی آبادی کے دو گروپوں میں لڑائی شروع ہو گئی۔

بقیہ صفحہ 1

ممبر شپ حاصل کرنے کے فوائد:

1۔ اگر کوئی تنظیم خلیفہ وقت کی منظوری سے بنے تو ہر اہل احمدی کے لئے اس کی ممبر شپ حاصل کرنا یقیناً ایک سعادت ہے۔

2۔ ایسوسی ایشن کمپیوٹر فیلڈ سے تعلق رکھنے والے احمدی احباب کو ایسا پلیٹ فارم مہیا کرتی ہے جس پر وہ اپنی ماہرانہ کاوشوں اور تجربہ کو احسن رنگ میں خدمت دین کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔

3۔ ایسوسی ایشن کے پلیٹ فارم پر مختلف لیول کے کمپیوٹر پروفیشنلز کو ایک دوسرے سے رابطہ رکھ کر اپنے اور اس فیلڈ میں موجود دوسرے احمدی بھائیوں کے تجربہ سے بھرپور فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

4۔ ایسوسی ایشن کے پلیٹ فارم پر مختلف احمدی کمپیوٹر پروفیشنلز کے ذمہ اس فیلڈ سے متعلقہ اہم جماعتی خدمات سپرد کی جا سکتی ہیں۔

5۔ مختلف پروگرام مثلاً نمائش، لیکچرز، ٹریننگ کلاسز کے ذریعہ اپنے ممبرز کے علم اور تجربہ کو بڑھایا جا سکتا ہے۔

6۔ ایسے ممبرز جو طالب علم ہیں وہ اپنے ساتھی پروفیشنلز ممبرز کے علم و تجربہ سے فائدہ اٹھا کر اپنی تعلیم میں صحیح سمت میں ترقی کر سکتے ہیں۔

ربوہ میں معلومات اور ممبر شپ کے لئے فون 211668 یا

Email: kaleemqureshi@hotmail.com

پر رابطہ کریں دیگر شہروں میں اپنے اپنے سنٹرز میں عہدیداران AACP سے رابطہ کریں۔

پیٹرن ایسوسی ایشن آف احمدی کمپیوٹر پروفیشنلز

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 4

ساتھ مل کر اس کی مخالفت کی کیونکہ اس سے اسلحہ کی ایک نئی اور مہنگی دوڑ شروع ہو جاتی۔ آخر اس پروگرام کو ختم کرا کے دم لیا۔

پاکستان میں سائنس اور ٹیکنالوجی صرف فوجی مقاصد کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ ایٹمی دھماکہ کر کے نہ ہمارے دیرینہ مسائل حل ہوئے ہیں اور نہ ہم پہلے سے زیادہ محفوظ ہوئے ہیں۔ معاشی مسائل سنگین ہو گئے ہیں دھماکہ کے بعد پاکستان 2 بلین ڈالر کی امداد سے محروم ہو چکا ہے۔

انہوں نے کہا کہ میں 32 سال سے پنجاب یونیورسٹی میں ہوں۔ سائنس کی ترقی بحران کا شکار ہے 70-1960ء کی دہائی میں جو سائنسدان پیدا ہوئے آج ہم ان کو REPLACE کرنے کے بھی قابل نہیں ہیں چیف ایگزیکٹو کہتے ہیں سائنس کی ترقی کے لئے پیسہ نہیں ہے۔ ضرورت ہے کہ ہم سائنس کی ترقی کے لئے کام کریں اسی سے ملک کی ترقی ہوگی۔

جاری

بقیہ صفحہ 6

آنے پر وہ انگلش بولنے سے معذور ہو گیا اور صرف اپنی مادری زبان فرنچ میں باتیں کرنے لگا مسٹر جان ڈومانٹ شکاگو کی آئس ہاکی ٹیم بلیک ہاک کا ممبر ہے۔ چوٹ لگنے کے چند گھنٹے بعد اس نے انگلش بولنی شروع کر دی کہتے ہیں کہ دنیا میں ریکارڈ شدہ واقعات کے مطابق دوسری جنگ عظیم کے دوران ایک نارویجن عورت کو جب سر پر چوٹ آئی تو اس نے جرمن لب و لہجہ میں باتیں شروع کر دیں اس کے محلہ کے لوگ اور ہمسایہ دار اس بات پر اس قدر حیران ہوئے کہ انہوں نے اس سے میل جول بند کر دیا۔

پرانی ضدی امراض کیلئے کیوریٹو ادویات

کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل 39 سال سے جدید ہومیوپیتھک ادویات کے ذریعہ خدمت خلق کر رہی ہے۔ 39 سالہ ریسرچ کے نتیجہ میں 700 ہومیوپیتھک مرکب ادویات پیش کرنے میں یہ ادارہ دنیا بھر میں منفرد حیثیت رکھتا ہے۔ ذیل میں چند کورسز درج ہیں۔

چھوٹا قد کورس	150/-	کثرت پیشاب کورس	70/-
بے ٹی گروتھ کورس	50/-	مٹی چھوڑ کورس	35/-
گنٹھیا کورس	130/-	درد دل (انجائنا) کورس	210/-
کمزوری حافظہ کورس	70/-	پتھری گردہ کورس	320/-
پتھری پتہ کورس	300/-	کمزوری نظر مطالعہ کورس	120/-
شوگر کورس	185/-	پھلبہری کورس	200/-
موٹاپا کورس	140/-	مقوی دل کورس	100/-
کمزوری جسم کورس	190/-	دھڑکن دل کورس	200/-
ٹی بی کورس	100/-	پولیو کورس	270/-
قبض کورس	75/-	ٹانسلز کورس	100/-
دمہ کورس	100/-	اٹھرا کورس	175/-
بال جھڑ کورس	65/-	درد گردہ کورس	300/-
بواسیر کورس	70/-	پائیوریا کورس	105/-
جلن پیشاب کورس	70/-	پراسٹیٹ کورس	215/-

ادویات و لٹریچر اپنے شہر کے سٹاکسٹ سے یا براہ راست ہیڈ آفس لکھ کر طلب فرمائیں۔

کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل ربوہ پاکستان

فون:۔ ہیڈ آفس 213156 کلینک 771 سیلز 419 فیکس 212299 (92-4524)

ہر قسم کی بیماریوں کے علاج کیلئے

پروفیسر سعید اللہ خان ایم اے، ہومیوڈاکٹر

38/1 محلہ دارالفضل ربوہ فون 213207

ڈسٹری بیوٹر: ذائقہ بناسپتی و کوکنگ آئل

بلال انٹر پرائزز

سبزی منڈی۔ اسلام آباد

آفس 441767-051-440892

رہائش 410090-051

ناصر پیکجز انٹرنیشنل

کیروگیٹڈ کارٹن بنانے والے

عقب اتفاق فونڈری نزد اتفاق گرڈ اسٹیشن کوٹ لکھپت لاہور۔ فون نمبر 6-5823545

تھائی لینن اور پینٹ والے سوٹ

سرد موسم کے لئے گرم سوٹ

بے شمار پیارے رنگوں میں

اکبر احمد 32/4 دار الصدر غربی

حلقہ قمر ربوہ فون 212866

CPL No. 61